پشتو زبان میں قرآن پاک کے تفاسیر وتراجم

6 منتخب تراجم وتفاسیر کا مختصر جائزہ

پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء ☆

The Holy Quran is one extraordinary book which has been translated in every language of the world. Pushto is also included in it, which is one of the most ancient languages of the world. There is a long list of translations and explanations of the Holy Quran done in Pushto. In the following some flowers have been selected from this garden. The introduction and qualities of a selection of these six translations and explanations are presented as an abstract for the readers. From here one clearly gets to know that Pushto is no less than any other language in terms of the Quranic knowledge and there is a treasure of knowledge and wisdom present in the explanations of the Pushto interpreters.

انسان کو کرۂ ارض پر بسانے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی راہنمائی کا بندوبست بھی فرمایا۔ تاکہ وہ جادۂ حق سے نہ بھٹکے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنی ہدایات کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف اقوام کے پاس انہی کی زبان بولنے والے انبیاء ورسل بھیجے۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ منقطع ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی آخری آسمانی کتاب وقرآن مجید کی قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے منتخب کیا گیا۔

عربی زبان میں نازل کیے گئے قرآن کے مخاطب تمام انسان ہیں۔ اس کا پیغام آفاقی اور اس کی ہدایت بے مثل ہے۔ اس کی انہی خصوصیات کی وجہ سے یہ نہ صرف وادیٔ حجاز میں بسنے والے مقامی لوگوں کے لیے مشعل راہ تھا۔ جو نزول قرآن کے وقت زندہ تھے۔ بلکہ جوں جوں اسلام

☆ صدر شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف پشاور۔

کی روشنی قرب و جوار میں پھیلتی گئی تو قرآن مجید کے درخت بار آور کے آثمار سے وہاں کے مکین بھی مستفید ہونے لگے۔ ابدی نور سے فیضیابی کا سلسلہ ہنوز جاری ہے اور یقیناً تا قیامت جاری رہے گا۔

جزیرۃ العرب کی حدود سے نکل کر جب دین اسلام غیر عرب اقوام کی سرزمین میں داخل ہوا۔ تو انہیں بھی قرآن کا پیغام سمجھنے اور اسے اپنی زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی، اس لیے کہ یہ کتاب اسلام کا دستور و آئین اور شریعت کا منبع ہے۔ اسے سمجھے بغیر قوانین کا نفاذ ممکن نہیں۔ ایک اسلامی معاشرہ تو کیا ایک فرد کی اسلامی طرز معاشرت کے لیے بھی قران کا سمجھنا از حد ضروری ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر ہر زمانے کے کئی علماء کرام نے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے کی کوشش کی ہے۔ اور مستقبل میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے گی۔ (۱)

ترجمے کے حوالے سے، البتہ اس مسلمہ حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ قرآن مجید کا کسی بھی زبان میں کوئی بھی ترجمہ، خواہ کتنی ہی محنت اور دقت نظر سے انجام پایا ہو، ان عظیم معانی کو کما حقہ ادا کرنے سے بہر حال قاصر رہتا ہے جو قرآن کریم کے معجزانہ متن کے عربی مدلولات ہیں، نیز یہ کہ ترجمہ میں جن مطالب کو پیش کیا جاتا ہے، وہ دراصل مترجم کی قرآن فہمی کا ماحاصل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر انسان کی طرح ترجمۂ قرآن میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے۔ (۲)

پشتو تراجم و تفاسیر قرآن:

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پشتو زبان دنیا کی قدیم زبانوں میں سے ایک ہے۔ پختونوں کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ یہ من حیث القوم مسلمان ہیں۔ اس لیے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ پشتو زبان کا دامن تراجم و تفاسیر قرآن سے خالی نہ ہوتا لیکن بد قسمتی سے متعدد تراجم و تفاسیر زمانے کے دست برد سے محفوظ نہیں رہے اور ہم تک پہنچ نہ سکے۔ (۳) دوسری بات یہ کہ انگریزوں کی آمد سے پہلے اور بعد میں بھی برصغیر پاک و ہند میں مقامی زبانوں کے ساتھ دفتری زبانوں کے ساتھ دفتری زبان فارسی تھی۔ اور عالم دین بننے کے لیے فارسی زبان و ادب پر بھی عبور حاصل کرنا ضروری تھا۔ اس لیے علماء عموماً فارسی کی تفسیر، تفسیر حسینی اور اس طرح کی دیگر تفاسیر پڑھتے تھے۔ اور پشتو میں تراجم اور تفاسیر کی طرف کما حقہ توجہ نہ دے پاتے۔ اور جب پاکستان بننے

کے لیے بعد اُردو کو سرکاری اور قومی زبان کی حیثیت حاصل ہوگئی تو چونکہ ہر پختون آسانی سے اُردو بھی پڑھ سکتا تھا، اس لیے وہ شاہ القادر رحمہ اللہ، شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ اور اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے تراجم اور تفاسیر سے اپنی علمی تشنگی بجھاتے تھے۔ تام صوبہ سرحد، بلوچستان اور افغانستان میں ایسے لوگوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں تھی، جو پشتو کے علاوہ کوئی دوسری زبان پڑھنے سے عاجز تھے۔ خصوصاً وہ پردہ نشین عورتیں جو باقاعدہ طور پر سکول کی تعلیم حاصل نہ کرسکیں، وہ اپنے گھروں میں اپنے بزرگوں یا محلے میں کسی بوڑھی عورت سے دینی مضامین پر مشتمل رشید البیان، نور نامہ اور جنگ نامہ وغیرہ منظوم کتابیں پشتو میں پڑھتی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ قرآن کا پشتو میں ترجمہ بھی پڑھتی تھیں جو ملا صاحب دارمنگی نے کیا ہے۔ تاہم یہ دعویٰ کرنا مناسب نہ ہوگا کہ انیسوی صدی سے پہلے پشتو زبان میں قرآن کریم کی کوئی خاص خدمت نہیں ہوئی۔ جب کہ پوری کی پوری قوم مسلمان تھی اور علوم اسلامیہ کی تحصیل کا شوق عام تھا خصوصی طور پر علم فقہ کے جید علماء موجود تھے۔ اور یہ علماء قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کی طرف بھی تھوڑی بہت توجہ دیا کرتے تھے۔ (۵) اٹھارویں اور انیسویں صدیوں کے نصف اول میں پختونوں کا علاقہ ایک بڑے سیاسی بحران میں مبتلا تھا۔ یہ لوگ کبھی قبائلی خانہ جنگیوں میں مصروف رہے اور کبھی سکھوں کے سیلاب بلا کو بزور شمشیر روکتے رہے۔ ان مسلسل جنگوں میں عموماً سیاسی راہنمائی وہی حضرات ہوتے جو مذہبی پیشوا کہلاتے تھے۔ اس لیے جب دشمن غلبہ پاتا تو سب سے پہلے انہی علماء کا سرمایہ لٹتا اور ان کے گھر مسمار ہوتے، اس طرح کئی علمی ذخیر تباہ ہو گئے اور شاید اس لیے انیسویں صدی کے وسط تک متفرق سورتوں کے تراجم اور اکا دکا مکمل ترجمہ یا تفسیر کے علاوہ ہمیں زیادہ تعداد میں قرآنی تراجم وتفاسیر کا سراغ نہیں ملتا۔ غالباً اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پختون قوم نسبتاً زیادہ قدامت پسند تھی۔ قرآن شریف کے بارے میں وہ حد درجہ محتاط تھے جس طرح شاہ ولی اللہ کی فارسی ترجمہ پر دہلی میں اودھ مچا اور لوگ ان کے قتل کے درپے ہو گئے اسی طرح انیسویں صدی کے اوائل میں جو آدمی بھی پشتو تفسیر اور ترجمہ لکھنے کی جرأت کرتا، نیم ملا قسم کے لوگ اس کی جان کے دشمن بن جاتے اور اسے لینے کے دینے پڑجاتے۔ انیسویں صدی کے وسط میں اس علاقے میں ایک منظم حکومت قائم ہوئی اور سیاسی بحران ختم ہو گیا ہے۔ زندگی کی نئی قدریں سامنے خانے کھل گئے۔ ہندوستان کی طرف آمدورفت بڑھ گئی اور لوگوں کے ذہنوں میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہوئی۔ رفتہ رفتہ لوگوں نے محسوس کیا کہ ان کے

پاس اپنی زبان میں کلام اللہ کا ترجمہ وتفسیر ہونی چاہیے تا کہ وہ اللہ کے احکامات کو آسانی سمجھ سکیں اور ان پر خاطر خواہ عمل کر سکیں۔ چنانچہ رفتہ رفتہ پشتو میں قران مجید سے متعلق قابل قدر ذخیرہ جمع ہو گیا۔

ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم کی تحقیق کے مطابق سترھویں صدی عیسوی سے لے کر 1940 تک 39 مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے 123 تراجم لکھے گئے۔ 1986 تک ان کی تعداد 1200 تک جا پہنچی جو 76 مختلف عالمی اور قومی زبانوں میں لکھی گئیں۔ 1986 تک برصغیر پاک و ہند میں 12 مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے 252 تراجم (مکمل و نامکمل) منظر عام پر آئیں۔ (5) ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

بلوچی:	01
بنگالی:	50
انگریزی:	12
ہندی:	10
پشتو:	54
پنجابی:	15
سندھی:	10
اُردو:	100

مذکورہ زبانوں میں قدیم ترین تراجم کی تواریخ حسبِ ذیل ہیں: (6)

سندھی:	370ھ	مطابق 980ء
پشتو:	1093ھ	1679ء
اُردو:	1147ھ	1733ء(۷)
بنگالی:	1247ھ	1828ء
ہندی:	1333ھ	1915ء
پنجابی:	بیسوی صدی کے اوائل	
بلوچی:	1392ھ	1972ء

مکمل پشتو تراجم وتفاسیر قران کی الف بائی ترتیب (۸)

نمبر شمار	نام ترجمہ یا تفسیر	نام مترجم ومفسر	سن طباعت
1	احسن الکلام	مولانا عبدالسلام رستمی	1994
2	اساب تفسیر (ترجمہ تفسیر شاہ ولی اللہؒ)	ڈاکٹر سعید اللہ جان (مازارہ)	1995
3	افضل التراجم	محمد افضل خان (شیخ شاہ پور)	9183
4	انعام الرحمٰن	حافظ ولی سید	غیر مطبوعی
5	ترجمہ تفسیر عثمانی	تسنیم الحق کا کاخیل	2007
6	ترجمۃ القرآن	مولانا عبدالجبار، باجوڑ	غیر مطبوع
7	ترجمۃ القرآن	حافظ لطف الرحمٰن ادینہ	غیر مطبوع
8	ترجمۃ القرآن الحکیم	ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف	1983تا2008
9	ترجمہ قرآن مع فوائد	علمائے افغانستان و ہندوستان	1287ھ بھوپال
10	ترجمہ قرآن	مولانا عبدالحق داربنگی	1975ء سے پہلے
11	ترجمہ قرآن مجید	ڈاکٹر حبیب الحق زروبی	نامعلوم
12	تعلیم القرآن (قرآن مجید کا پشتو ترجمہ)	ڈاکٹر محمد دین	تاج کتب خانہ، پشاور
13	تفسیر ابن کثیر، تالیف امام عماد الدین	مولوی زاہدی احمد زئی	تاج کتب خانہ 2008
14	تفسیر انوار القرآن	مولانا سید انوار الحق کا کاخیل	غیر مطبوع
15	تفسیر ایوبی	مولانا عبیداللہ قندھاری	مکتبہ قرائت وتجوید، کوئٹہ
16	تفسیر بخاری	مولانا سید بادشاہ گل بخاری	1956
17	تفسیر بدر منیر (تفسیر حسینی کا پشتو ترجمہ)	دوست محمد خٹک	1873
18	تفسیر بیان القرآن المعروف تشریح القرآن	مولوی عبدالشکور طوروی	نامعلوم
19	تفسیر بینظیر مترجم	نامعلوم	1882
20	تفسیر تعلیم القرآن	مولانا شفیق الرحمٰن	مکتبہ الھدیٰ مردان

21	تفسیر تیسیر القرآن	شیخ القرآن مولانا محمد طاہر	غیر مطبوع
22	تفسیر جیبی	مولانا حبیب الرحمٰن	1963
23	تفسیر حسینی کا پشتو ترجمہ	میاں عبداللہ کاکاخیل	1330ھ۔ لاہور
24	تفسیر خیر الکلام	مولوی امین اللہ	معراج کتب خانہ، محلّہ جنگی، پشاور
25	تفسیر فخر الاسلام	مولوی عبدالسلام، درگئی	زیب آرٹ پبلشرز، محلّہ جنگی۔ پشاور
26	تفسیر فوق الیسیر	مولانا عبد الحق داربنگی	1304ھ دہلی و لاہور
27	تفسیر فوق الیسیر	قاضی عبداللطیف گالوچ	1925
28	تفسیر قرآن مجید (شیخ الہند مولانا محمود الحسن و علامہ شبیر احمد عثانی کا پشو ترجمہ) المعروف بہ تفسیر کابل	پختو ٹولنہ کابل	1948-9144
29	تفسیر کشاف القرآن	حافظ ادریس	9161 (جلد اول) 1976 (جلد دوم)
30	تفسیر لامثال	عبداللہ فانی	معراج کتب خانہ قصہ خوانی بازار، پشاور
31	تفسیر مظاہری	عبدالعزیز مظاہر، طورو	غیر مطبوع
32	تفسیر معارف القرآن کا پشتو ترجمہ	پروفیسر ڈاکٹر قاضی مبارک، مولانا گل برخان، مولانا سیف الحنان موسیٰ زئی	تاج کتب خانہ، محلّہ جنگی، پشاور
33	تفسیر نشر المرجان من مشکلات القرآن	محمد افضل خان	1403ھ
34	تفسیر وضاحت القرآن	مولانا سلطان محمود مردانی	نامعلوم
35	تفسیر یسیر	نامعلوم	1302ھ۔ دہلی/لاہور

36	تفسیر یسیر	مراد علی صاحبزادہ	1866
37	تفہیم القرآن، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی	قیام الدین کشاف، مولانا راحت گل	1989¾1980
38	تلاوت قرآن مشہور بہ تفسیر زبیدہ	مولانا امیر ترخوی	1968
39	جمال القرآن، مولانا اشرف علی تھانوی	قاری عبدالعزیز	1943ء
40	جواہر القرآن، مولانا علام اللہ خان	مولوی گل برخان	نامعلوم
41	جواہر القرآن مولانا غلام اللہ خان	مولانا عبدلمالک	کتب خانہ وحیدیہ، محلہ جنگی پشاور 2008
42	خیر الکلام، پشتو ترجمہ	عبداللہ فانی	نامعلوم
43	سراج القرآن	مولانا روح اللہ	نامعلوم
44	ضیاء الکلام	مولانا عبدالمستعان	ضیفی کتب خانہ، پشاور
45	عزیز التفسیر	مولانا عزیز احمد	نامعلوم
46	القرآن الحکیم (پشتو ترجمہ)	میاں فضل رازق کاکاخیل	نامعلوم
47	القرآن الحکیم (شاہ ولی اللہ کے ترجمے کا پشتو ترجمہ	نامعلوم	نامعلوم
48	القرآن المجید (مولانا اشرف علی تھانوی کے بیان الفرید کا پشتو ترجمہ)	مولانا عبدالرحیم	
49	قرآن مجید، تفسیر وترجمہ	صدیق تخنین	9137¾1933
50	قرآن مجید مع منظوم پشتو ترجمہ	الحاج سید جعفر حسین شاہ تخو نے	/1968 حمیدیہ پریس پشاور
51	قرآن مجید مترجم پشتو مع حواشی	مولانا عبدالرحیم	1990
52	قرآن مجید مع تفسیر افضلیہ	مولانا رکن الدین	
53	قرآن مجید (ترجمہ مع تفسیر ودودی)	مولانا فضل ودود (پارہ 1 تا 18) مولانا گل رحیم اسماری (پارہ 19 تا آخر)	9153

54	قرآن مجید پشتو ترجمہ	مولانا محمد امین اضاخیل	نامعلوم
55	قرآن مجید، مولانا محمود الحسن وشبیر احمد عثمانی	وزارت اطلاعات وکلچر کابل	1929
56	قرآن مجید (ترجمہ شیخ الہند کا پشتو ترجمہ)	علی محمد	نامعلوم
57	قرآن مجید انگریزی ترجمہ وتفسیر، عبداللہ یوسف علی	صباح الدین کشکی	1965
58	قرآنی پلوشے	گل بدین حکمتیار	افغانستان
59	لغات القرآن، مولانا عبدالکریم ناگپوری	محمد عباس	نامعلوم
60	مخزن التفاسیر	مولانا محمد الیاس کوچانی	1855۔دہلی
61	مرشد الحیران، دروس شیخ القرآن محمد طاہر	مولانا احمد منیب وردگ	غیر مطبوع
62	مفتاح القرآن	ملا احمد تنگی	نامعلوم
63	معارف القرآن، مفتی محمد شفیع	محمد عباس	1993

چھ منتخب تفاسیر وتراجم کا مختصر جائزہ

1۔تفسیر یسیر:

مؤلف: مولانا مراد علی ولد مولانا عبدالرحمٰن، ساکن کامہ، جلال آباد، افغانستان
ناشران: اسلامیہ کتب خانہ، قصہ خوانی بازار، پشاور، رحمان گل پبلشرز، ڈھکی نعل بندی، پشاور
تاریخ طباعت: 1891 (دوسری بار)

تفسیر یسیری پشتو زبان کی پہلی مکمل مطبوعہ تفسیر ہے۔ مولانا مراد علی صاحبزادہ نے اس کا آغاز 1282ھ میں کیا اور دو سال کے عرصے میں اس کی تکمیل کی۔

مولانا موصوف عربی، فارسی اور پشتو تینوں زبانوں کے ماہر اور ان میں ادیبانہ نظم ونثر لکھنے پر قدرت رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ ایک وسیع حلقۂ معتقدین ومریدین بھی رکھتے تھے۔ اس

لیے آپ کی تفسیر بہت جلد مقبول ہوئی۔ زبان بہت عالمانہ اور کبھی کبھار مغلق کے حد تک مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے علماء کو اس کے مشکل عربی اور فارسی اصطلاحات کی شروحات لکھنی پڑیں۔ کچھ حضرات نے تشریحی حواشی کا اضافہ بھی کیا، بعد میں ظاہر ہونے والا یہ کام تیسیر الیسیر اور فوق الیسیر کے عنوانات سے منظر عام پر آیا۔

تفسیر یسیر کی مزید خصوصیا مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ مفسر آیات کا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ترجمہ وتفسیر کرتے جاتے ہیں۔

2۔ شان نزول آیات سے پہلے لکھتے ہیں۔

3۔ ترجمہ نیم لفظی محاورہ قسم کا ہے۔لہٰذا پڑھنے والا ترجمہ وتفسیر میں فرق نہیں کر سکتا ہے البتہ وہ قرآن حکیم کے حکیمانہ مفہوم کو ضرور اخذ کر لیتا ہے۔

4۔ زبان مشکل ہے اکثر مقامات پر مضاف الیہ مضاف سے پہلے ذکر کیا گیا ہے متروک الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔

تفسیر یسیر پر حافظ محمد ادریس جائزہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''تفسیر یسیر میں عربی اور فارسی زبان کی بہتاب ہے۔ جس کا سمجھنا عوام کے لیے مشکل ہے۔اس لیے جس طبقہ میں یہ کتاب عام ہے وہ بھی اس کتاب سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ترجمہ کے علاوہ مفسر کے قلم پر ترجمہ کا طرز کچھ اس طرح چھا گیا ہے کہ وہاں اپنی آزاد عبارت بھی عربی نما ترجمے کی طرح لکھتے رہے۔ اور یہی اس دور میں علماء کی مخصوص زبان تھی اور فضیلت کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔''(۹)

مفسر نے اسرائیلیات کی روایت میں بھی فراخدلی دکھائی ہے۔ مثال کے طور پر ایک جگہ لکھتے ہیں: ''روایت کی جاتی ہے کہ تمام روئے زمین کا ایک بادشاہ نمرود بن کنعان نام کا تھا۔جس کا پایا تخت بابل شہر تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ بابل کی جانب سے ایک روشن ستارہ طلوع ہوا۔ اتنا روشن کہ اس کے آگے سورج اور چاند دونوں کی روشنی ماند پڑگئی۔ بادشاہ انتہائی گھبراہٹ کے عالم میں نیند سے بیدا ہوا اور فوراً اپنی مملکت کاہنوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اسی سال بابل میں ایک لڑکا جنم دے گا جو آپ کی بادشاہی کو برباد کر کے رکھ دے گا۔''

اس تفسیر میں مروی احادیث کو مصادر اصلیہ سے لینے کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا ہے ضعیف اور

موضوع اقوال بھی پائے جاتے ہیں مصنف نے اس تفسیر کی تالیف میں بیضاوی، مدارک التنزیل، الوجیز، جلالین، تفسیر خازن اور دیگر کئی تفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔

2۔قرآن مجید (پشتو منظوم ترجمے کے ساتھ)

مترجم: الحاج سید جعفر حسین شاہ بخو نے

ناشر: حمیدیہ پریس، پشاور۔ 1968

قرآن مجید کا یہ مکمل منظوم ترجمہ اہل تشیع کے عالم الحاج سید جعفر حسین شاہ کا ہے۔ جس کا آغاز 1961 میں کیا گیا۔ اور 22 نومبر 1963 کو اس کی تکمیل ہوئی۔

مؤلف کے اپنے الفاظ کے مطابق: ''پاکستان بننے سے پہلے یعنی انگریزی عہد حکومت میں سکولوں میں حاضر سے پہلے ایک نظم پڑھی جاتی تھی۔ جیسا کہ آج کل ہر سکول میں پاکستانی ترانہ گایا جاتا ہے۔ اس وقت کوئی باقاعدہ نظم مقرر نہیں تھی بلکہ ہر کوئی اپنی صوابدید کے مطابق چناؤ کرتا۔ اسی حوالے سے میں نے 1963 میں سورہ فاتحہ کا منظوم ترجمہ کیا جو ہمارے گاؤں کے سکول میں صبح کے وقت اسمبلی میں پڑھا جاتا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد یعنی 22 اگست 1955 کو صبح کے وقت جب میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا تو سورہ لقمان کی نصائح اور اخلاقی باتوں نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ اس کیفیت کو دل میں سموئے ہوئے میں اپنی مادری زبان پشتوں میں اسی سورۃ کریمہ کا ترجمہ کیا۔ کافی عرصے تک ترجمے کا خیال پھر سے میرے ذہن میں نہیں آیا۔ 1963 میں میری توجہ دوبارہ قرآن مجید کی چند چھوٹی سورتوں کا پشتوں ترجمہ کرنے کی طرف مبذول ہوئی اور میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا ترجمہ کیا میرا ہرگز یہ ارادہ اور خیال نہیں تھا کہ میں پورے قرآن مجید کا ترجمہ کر لوں گا یا کہ سکوں گا۔ اسی لیے میں ترجمے کا آغاز سورۃ بقرہ سے نہیں بلکہ 30 ویں پارے سے کیا۔ پھر جب جب مجھے موقع ملتا تو میں ترجمہ کر لیتا۔ اسی اثناء میں اُردو کی دو دو اور پشتو کی چند کتابیں بھی میرے زیر قلم تھیں۔ آخر کار جب اُردو کی آخری کتاب ''مومن'' کو اللہ کے فضل وکرم سے میں نے 5 جون 9163 کو مکمل کر لیا تو اس وقت تک میں کلام پاک کے پندرہ پاروں کا ترجمہ بھی مکمل کر چکا تھا۔ اس کے بعد میں مصمم ارادہ کر لیا کہ جب تک میں قرآن مجید کو مکمل طور پر پشتو نظم میں نہ ڈالوں، میں کوئی اور کام نہیں کروں گا۔ چنانچہ اسی ترتیب سے میں پیچھے کی طرف آتا گیا تاآنکہ 5 رجب المرجب 1383ھ بمطابق 22 نومبر 1963 بروز جمعہ کو آخری سورۃ د، سورہ بقرہ کا

ترجمہ مکمل ہوا، والحمد للہ'' (10)۔

اس منظوم ترجمہ قرآن کی چند خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اب تک کی معلومات کے مطابق یہ قرآن مجید کا پشتو زبان میں مکمل منظوم ترجمے کی پہلی اور آخری کوشش ہے۔

2۔ چونکہ یہ ترجمہ منظوم ہے۔اس لیے مغلق اور عربی وفاسی الفاظ سے بھرپور ہے۔مثال کے طور پر:
﴿والقنتين والقنتت والصدقين والصدقات﴾ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

اور هم داسے قانتين او قانتات   او هر واڑه صادقين او صادقات

پشتو زبان کی تنگی اور نظمی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مترجم نے'' قانتین اور صادقین'' کا پشتو ترجمہ نہیں دیا ہے بلکہ ہو بہو عربی الفاظ کو نقل کیا ہے۔

3۔ چونکہ نظم میں ردیف، قافیہ وغیرہ کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عربی قرآن کا دوسری زبانوں میں نثر میں منتقل کرنا بھی تقریباً ناممکن کام ہے تو پھر یہ کیونکہ ممکن ہو سکے گا کہ کوئی اسے اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ نظم میں ڈال دے۔اس لیے واضح طور پر نظر آتا ہے کہ قران مجید کا زیر نظر پشتوں منظوم ترجمہ الفاظ کے صحیح مفاہیم، عربی فصاحت و بلاغت کے امتیازات اور وازنی وشستگی سے عاری ہے۔

4۔ قرآن مجید میں وارد تاکید اور حصر کا ترجمے میں خاص خیا نہیں رکھا گیا ہے۔

5۔ اس ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ جتنی آیات کی کتابہت صفحے پر کی گئی ہے، اسی صفحے پر نمبروں کے ساتھ ان آیات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔جس سے قاری کو پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

6۔ یہ محض تحت اللفظ اور حرفی ترجمہ ہے۔قران متعلق دوسرے علوم (جیسے شان نزول، ناسخ و منسوخ وغیرہ) یا تفسیری وتشریحی حواشی نہیں دیے گئے ہیں۔

7۔ اس ترجمے میں پشتو املاء کی غلطیاں بھی نظر سے گزرتی ہیں، اور مبہم ترجمہ بھی سامنے آتا ہے، مثال کے طور پر: ﴿والفجر وليالٍ عشرٍ﴾

پہ صبی اور فجر سہ دے قسم   او پہ لسو شپو عشر سہ دے قسم

مندرجہ بالا ترجمے میں املائی غلطی واضح طور پر نظر آتی ہے۔''صبی'' پشتو زبان کی ''سبا'' (صبح کا وقت) ہے جو ترجمے میں غلط لکھا گیا ہے۔اصل میں یہ عربی کا لفظ ہے جس کے معنی بچے کے

ہیں۔اور مترجم نے اسے ''سبا'' یعنی صبح صادق کے لیے استعمال کیا ہے۔

8۔ مسلکی طور پر امامیہ شیعہ ہونے کے باوجود بھی مترجم نے تعصب سے کام نہیں لیا ہے اور ترجمے میں حقیقت پسندی کو ترجیح دی ہے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کا ترجمہ نثر میں کرنا ایک انتہائی کٹھن اور مشکل کام ہے مگر مترجم نے اسے پشتو نظم میں پیش کر کے یقیناً ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

3۔قرآن کریم کے معانی اور تفسیر کا پشتو ترجمہ (کابلی تفسیر)

مترجمین: مجموعہ علمائے افغانستان و ہندوستان

ناشر: مجمع الملک فہد، مدینہ منورہ تاریخ طباعت: 1414ھ بمطابق 1994

افغانستان اور صوبہ سرحد میں بڑی بڑی قد آور علمی شخصیتیں ہوگزری ہیں۔جنہوں نے انتہائی بے سروسامانی کی کیفیات اور معاشی تنگ دستی کے باوجود تعلیم وتعلم اور تصنیف کے سلسلے کو آگے بڑھایا ہے۔اور دن رات ایک کر کے ارشادات الٰہی اور احادیث رسول ﷺ کو پھیلانے کا مبارک سلسلہ جاری رکھا ہے۔اس طرح چراغوں سے چراغ جلتے رہے ہیں اور روشنیوں کی تقسیم ہوتی رہی ہے۔

اس تسلسل میں ایک عظیم اور قابل ستائش جدوجہد ان علمائے افغان کی ہے۔جنہوں نے ہندوستان کے دو مشہور علمائے کرام شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی اور علامہ شبیر احمد عثمانی کی اُردو تفسیر کو (1944 تا 1948) ٹھیٹ قندھاری پشتو لہجے میں منتقل کیا۔اس تفسیر کی اب تک کئی طباعتیں منظر عام پر آئی ہیں جہاں تک اس کی پہلی طباعت کا تعلق ہے تو وہ عمدہ کاغذ پر آہنی حروف کے ذریعے عمل میں لائی گئی ہے۔ جو چار ہزار صفحات پر محیط ہے۔ یہ پشتو ترجمہ براہِ راست عربی سے نہیں بلکہ اُردو ترجمے سے کیا گیا ہے لہٰذا کئی پیچیدگیوں کا باعث بنا ہوا ہے۔فارسی اور عربی کے ثقیل الفاظ سے لبریز ہے۔اکثر مقامات پر مضافات الیہ مضافا سے پہلے لایا گیا ہے۔جس سے کبھی کبھار قاری کو سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

اتحاد اسلامی افغانستان نے اس ترجمے کو 9181 میں جیبی ضخامت میں نئے عنوان (تفسیر کابلی۔شیخ الہند) کے نام سے شائع کر کے اس کا انتساب شہداء کی مقدس روحوں کا نام کیا ہے۔

1414ھ بمطابق 1994ء کو سلك فهد ، خادم اطريمين الشريفين کی ہدایات کی روشنی میں وزارت برائے اسلامی امور،سعودی عرب نے اس ترجمے کا انتخاب کر کے اسے پشتو دان

قارئین کے استفادہ کے لیے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس ترجمے اور تفسیر کی طباعت کی سعادت مدینہ منورہ میں قائم مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف کو حاصل ہوئی ہے۔

اس ایڈیشن میں اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ پرانے ترجمے میں موجود مشکل، ثقیل اور متروک الفاظ کو قوسین میں مترادفات کے ذریعے واضح کیا جائے۔ یہ دقیق علمی خدمت پشتو زبان کے ماہر سید عبید اللہ شاہ کو رابطہ عالم اسلامی، مکۃ المکرّمہ کی طرف سے سونپی گئی تھی۔ جس نے اسے بطریق احسن انجام دیا تاہم اس کوشش کے باوجود بھی عام قاری کے لیے اس کا سمجھنا مشکل ہے، اس لیے کہ افغانی پشتو لہجے اور صوبہ سرحد میں عمومی طور پر بولے جانے والے یوسف زئی لہجے واضح فرق پایا جاتا ہے: افغانی پشتو پر عربی اور دری کے گہرے نقوش پائے جاتے ہیں جب کہ صوبہ سرحد کے پشتو لہجات انگریزی اور اُردو کلمات کی کثرت کی وجہ سے اصلیت سے دور ہور ہے ہیں۔ اس فرق کو سمجھنے کے لیے تفسیر کابلی میں وارد چند کلمات کا یوسف زئی پشتو لہجے کے ساتھ تقابلی مطالعہ ملاحظہ فرمایئے

افغانی پشتو لہجہ/لفظ	یوسفزئی پشتو لہجہ/لفظ	اُردو مفہوم[6]
تاسی	تاسو	آپ/تم
هغو	هغه	ان
پند	نصیحت	نصیحت
پسه	گڈ	دنبہ
کنت	زمیداری	کاشتکاری
ویالی	ولے	نہریں
لیاره	لاره	راستہ
لومڑے	اول	پہلا
جلا	جدا	جدا/الگ
راباسی	راوباسی	نکالتا ہے
ددی له امله	په دے وجه	اسی وجہ سے
ژر	زر	بہت جلد

گرد	ټول	سارے کے سارے
سنډه	غاړه	کنارہ
گوځې کیدل	تیریدل	گزرنا
ثابتان په سختیوکِ	په سختے کِ صبر کوونکی	سختی میں صبر کرنے والے

اسی بنا پر تفسیر کابلی افغانی لہجہ بولنے والے پٹھانوں کے لیے بڑی کارآمد ہے لیکن صوبہ سرحد کے شمالی اضلاع میں رہنے والے پختونوں کے لیے اس سے استفادہ اب بھی بہت مشکل ہے، تاہم صحیح فکر اور اعلیٰ نکات کی بنا پر اس تفسیر کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

4۔ تفسیر کشاف القرآن:

مؤلف: پروفیسر حافظ محمد ادریس ایم اے فاضل ڈابھیل، مولوی، فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل
پبلشر: یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور

پروفیسر حافظ محمد ادریس پشاور یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے چیئرمین تھے۔ مرحوم اکتوبر 1965ء میں اس جہاز کے حادثہ میں شہید ہوئے تھے جس میں ملک کے 127 نامور علمائے کرام اور سکالرز قاہرہ جا رہے تھے۔ جہاز کے اترنے میں چند ہی منٹ باقی تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔ حافظ صاحب کی زندگی میں کشاف القران کی پہلی جلد شائع ہو چکی تھی۔ جلد دوم کا مسودہ بریف کیس میں رکھ کر اپنے ساتھ قاہرہ لے جا رہے تھے تاکہ فارغ اوقات میں مسودے کی تصحیح اور نظر ثانی کر سکیں جب حادثے میں سارے مسافر شہید ہوئے اور جہاز راکھ کا ڈھیر بن گیا تو یہ قرآن پاک کا معجزہ تھا کہ یہ مسودہ بالکل محفوظ رہا۔ حافظ صاحب کی شہادت کے بعد یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بزار، پشاور اس کو شائع کیا۔

پشتو زبان میں سب سے آسان و با محاورہ ترجمہ و تفسیر حافظ محمد ادریس کا ہے۔ جو دو جلدوں میں کشاف القرآن کے نام سے شائع ہو چکا ہے حافظ ضلع مردان کے ایک گاؤں طورر کے رہنے والے تھے۔ اور یوسف زئی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یوسف زئی قبیلہ کو پشتو زبان کی فصاحت و بلاغت میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ حافظ محمد ادریس نے انتہائی آسان، سادہ، شستہ اور با محاورہ زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر کر کے اپنی قوم پر بڑا احسان کیا ہے۔ ان کے قول کے مطابق ان کا ترجمہ "آسان اور عام فہم ہے تاکہ عوام الناس اس سے مستفید ہو سکیں۔ یہ ترجمہ کیا جائے تو پشتو بولنے والے تمام افراد اس سے استفادہ نہیں کر سکیں گے۔ نہ ہی ہمارا ترجمہ بلکل

بامحاورہ ہے۔اس لیے کہ ایسا کرنے سے مترجم اصل الفاظ کے مدلولات سے بہت دور چلا جاتا ہے ۔اور قرآن مجید کے حوالے سے مجھے یہ بات مناسب نہیں لگتی ۔اس ترجمے میں میں نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی رحمہ اللہ کا اقتدا کیا ہے جتنی تقدیم اور تاخیر انہوں نے مناسب سمجھی ہے،تقریباً اتنی ہی میں نے بھی کی ہے۔''

مزید خصوصیات:

۱۔ تفسیری حصے میں صرف ان مباحث کے گرے کھولنے کی کوشش کی گئی ہے جو براہِ راست قرآن مجید سے متعلق ہیں۔

۲۔ صرف ضروری شان نزول دیئے گئے ہیں۔

۳۔ کہیں کہیں ربط آیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۴۔ اسرائیلیات سے احتراز کیا گیا ہے اور جگہ جگہ ان کی تردید کی گئی ہے۔

۵۔ بعض مشکل الفاظ کے معنی اور بعض ترکیبوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

5۔تفسیر احسن الکلام:

مؤلف: شیخ القرآن والحدیث مولانا عبدالسلام رستمی

طباعت: پشاور 1994

متأخرین یا معاصر علماء میں مکمل مستند پشتو ترجمہ اور تفسیر شیخ عبدالسلام صاحب کا ہے۔آپ شیوخ التفاسیر مولانا حسین علی ،مولانا غلام اللہ خان اور مولانا محمد طاہر رحمہم اللہ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی تفسیر میں متقدمین اور متأخرین کی خوبیوں کا امتزاج پایا ہے گویا پھولوں کا ایک گلدستہ ہے۔ جو علمائے کرام اور عوام الناس دونوں کے لیے یکساں مفید ہے یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر بہت مقبول ہے اور ہر صاحِ علم اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔تفسیر میں صحیح مستند روایات کا حوالہ دیا گیا ہے اسرائیلی روایات اور بے بنیاد واقعات سے مکمل طور پر اجتناب کیا گیا ہے۔اور یہی قرآن پاک کا اسلوب ہے کہ ہر جگہ پر تصور تو حید حکمرانی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔تفسیر احسن الکلام کو پشتو تفاسیر کا دائرۃ المعارف کہا جائے تو جانہ ہوگا۔اس تفسیر میں جو خوبیاں اور محاسن ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں کیونکہ مؤلف خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں بعد میں پشتو زبان میں تراجم و تفاسیر لکھنے والے یقیناً احسن الکلام سے استفادہ کریں گے۔

شیخ القرآن مولانا عبدالسلام رستمی سے پہلے انہی کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک اور بزرگ مولانا حبیب الرحمٰن نے بھی تفسیر حبیبی کے نام سے پشتو میں ایک ضخیم تفسیر لکھی ہے۔ جس میں انہوں نے مصر کے مشہور مفسر قرآن شیخ رشید رضا کی تفسیر المنار سے کافی استفادہ کیا ہے لیکن اس کی زبان اتنی سادہ، آسان اور رواں نہیں، جتنی کہ احسن الکلام کی ہے۔

مزید خصوصیات:

۱۔ یہ تفسیر توحید وسنت کی روشنی میں قرآن مجید کی ترجمان ہے۔

۲۔ یہ غلط عقائد، بدعات، رسوم ورواج کی نشاندی کرتی ہے اور ان کو واضح کرنے کے لیے عمیق بحث کرتی ہے۔

۳۔ سورتوں کے مختلف ثابت ناموں کی وضاحت کرتی ہے۔

۴۔ تمام سورتوں کے درمیان ربط اور مناسبات کو بیان کرتی ہے اور کئی مقامات پر آیات کے درمیان ربط کو بھی زیر بحث لاتی ہے۔

۵۔ ہر سورت کی ابتدا میں اس کا اجمالی خلاصہ دیا گیا ہے اور پھر اسی سورت کے مختلف ابواب بنا کر مضامین کے تفصیلی خلاصے کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں۔

۶۔ مفسرین کے اقوال بیان کرنے کے بعد مفسر اپنا ترجیحی قول پیش کرتا ہے۔

۷۔ صرف اشد ضرورت کی بنا پر اسباب نزول ذکر کیے جاتے ہیں۔ عام رواج کے مطابق ہر آیت کا سبب نزول ذکر کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔

۸۔ یہ تفسیر مشکلات القرآن کے حوالے سے مناسب بحث کرتی ہے اور ان کا مختصر حل پیش کرتی ہے۔

۹۔ بعض لغوی نکات اور فوائد کا ذکر بھی ملتا ہے۔

۱۰۔ عقیدے کے لحاظ سے انتہائی ضروری مسائل (مثلاً: صفاتِ باری تعالیٰ، مسئلہ جبر وقدر، عصمت انبیاء اور حیات برزخ وغیرہ) کی وضاحت کے لیے اسی طرح معاشرے میں موجود بدعات ومحدثات کی بیخ کنی کے لے مسئلہ حیلہ، عبادات پر اجرت لینا، سحر، تقلید، وسیلہ سماع موتی وغیرہ جیسے مسائل کی مناسب اور مفصل تشریح کی گئی ہے۔

6۔ ترجمہ قرآن حکیم:

مترجم: ڈاکٹر ابوسلمان سراج الاسلام حنیف

ناشر: دارالقرآن والسنہ، ہوتی (شہباز گڑھی) مردان

مولانا ڈاکٹر ابوسلمان سراج الاسلام حنیف راقم السطور کے بڑے بھائی ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے علمی دنیا میں ایک ابھرتے ہوئے متعصب محقق اور باعمل کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ ابھی آپ کی قلم سے دو درجن کے قریب مؤلفات منظر عام پرآ چکی ہیں جن میں سے تیرہ منتخب علمی مکتوبات، قاموس الکتاب، اللباب و فی تاَویل الفاظ اشکلت الکتاب اور معرفت علوم حدیث کی کئی طباعتیں ختم ہوچکی ہیں۔ ان کے قران مجید کا زیرتبصرہ ترجمہ انہوں نے والد بزرگوار رحمہ اللہ کے ایماء پر 1983ء میں شروع کیا تھا۔ آپ تک 28 پارے بحمد اللہ شائع ہو چکے ہیں۔ بقیہ 2 پارے بھی بہت جلد منظر عام پر آ جائیں گے یہ ترجمہ عوام وخواص دونوں میں کافی مقبول ہو رہا ہے اور خصوصاً نوعمر بچے اور بچیاں اس سے کافی استفادہ کررہے ہیں۔

خصوصیات:

۱۔ یوسف زئی پشتو لہجے میں لکھا گیا یہ ترجمہ تحت اللفظ نہیں ہے بلکہ مفاہیم قرآن کو سلیس اور عام فہم انداز میں پیش کرنے کی ایک اچھی کاوش ہے۔

۲۔ روانی، سلاست، شستگی اور سادہ انداز میں مشکل الفاظ کی وضاحت اس ترجمے کی خاص خصوصیات ہیں۔

۳۔ مترجم نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ لفظ کی رعایت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور قران کریم میں وارد اصطلاحات کی مختلف تعبیرات کو قاری کو اس کے مادری زبان میں ذہن نشین کر دیا جائے۔

۴۔ یہ ترجمہ بلا مبالغہ بے جا ایجاز و اطناب سے پاک اور قرآنی روح کے مطابق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مترجم کی عربی زبان پر مکمل عبور حاصل ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ قرآنی علوم سے شناسا اور ترجمے وتفسیر کے لیے دیگر ضروری علوم سے واقف ہے۔

۵۔ فی الحال اس ترجمے کی طباعت انتہائی معمولی کاغذ پر علیحدہ پاروں کی صورت میں کی گئی ہے۔ جسے کاتب سے لکھوایا گیا ہے۔ قرآنی آیات کے متن کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے کے ترجمے کو اس کو بعد درج کیا گیا ہے۔ اس ترجمے کی کمپیوٹر پر لکھائی اور طباعت (Computerized Version) سے اس کی خوبصورتی مزید بڑھ جائے گی اور اس کے ساتھ مختصر حواشی اور وضاحتی نوٹس کا اضافہ تو یقیناً اسے چار چاند لگا دے گا۔

❁❁❁❁❁

حواشی وحوالہ جات

ا: مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے کی تفصیلات کے لیے ملاحظ فرمائیں: محمد عبداللہ منہاس، ''قرآن مجید کے تراجم مغربی اور مشرقی زبانوں میں'' سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم (صفحات: 603 تا 608)، مولانا عبدالماجد دریا آبادی ''قرآن مجید کے انگریزی تراجم''، سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم (صفحات: 611 تا 616) ڈاکٹر مولوی عبدالحق ''پرانی اُردو میں قرآن مجید کے تراجم، اور تفاسیر''، سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم، (صفحات: 617 تا 626)، حافظ محمد ادریس، ''پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ'' سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم) صفحات: (627-633)، محمد سلیم، ''سندھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم اور تفاسیر''، سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم (صفحات: 635-638)

۲: کیا قرآن کا ترجمہ ممکن ہے؟ اس بحث پر مطالعے کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین، قرآن حکیم کے اُردو تراجم (تاریخ ۔تعارف ۔تبصرہ تقابلی جائزہ (صفحات: 69-75)

۳: محقق زلمے ہیوادمل کے مطابق پشتو زبان میں قرآن مجید کے جزوی تراجم کا ثبوت گیارہویں صدی عیسوی سے ملتا ہے پشتو ادب کے کئی ماہرین نے مسجع عبارات میں قرآن مجید کے بعض سورتوں اور آیتوں کے ترجمے لکھے۔ 12ویں صدی اور بد کے ادوار میں اس میں مزید اضافہ ہوا۔ دیکھیے: سرمحقق زلمے ہیوادمل، دپختو نثر لنۂ سوہ کالہ ''پشتو نثر کے آٹھ سو سال'' (صفحات: 442-460)

۴: مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: حافظ محمد ادریس: پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ۔ سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم (صفحات: 627-633)

۵: دیکھیے ہدایت اللہ نعیم Islamic Literaturer in Pashto پی ایچ ڈی مقالہ (1986)، ایریا سٹڈی سنٹر (سنٹرل ایشا) پشاور یونیورسٹی (صفحات: 1-25)

٦: ایضاً (صفحہ 3)

٧: ڈاکٹر صالح عبدالحکیم کی تحقیق کے مطابق قرآن مجید کا سب سے پہلا اردو ترجمہ 1087ھ بمطابق 1676ء میں عبدالصمد بن عبدالوہاب خان نے لکھا۔ دیکھیے: قرآن حکیم کے اُردو تراجم۔ (صفحہ 82-83)

٨: اس چارٹ کی تیاری میں مندرجہ ذیل مقالات استفادہ کیا گیا ہے۔

i۔ پروفیسر عارف نسیم ''پشتو میں دینی ادب'' (صفحات: 217-228) در: صوبہ سرحد پر پہلی لسانی اور ثقافتی کانفرنس کے مقالات کا مجموعہ منعقدہ 29، اپریل 1986ء (ترتیب و تدوین) پروفیسر محمد نواز طائر، پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی، 1986ء

ii۔ زلمے ہیوادمل: دپختو نثراتۂ سوہ کالہ (صفحات: 442-459)

iii۔ ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم: Islamaic Literature in Pashto۔ پی ایچ ڈی مقالہ 1986 ایریا سٹڈی سنٹر، پشاور (صفحات 1-25)

iv۔ ڈاکٹر شاہجہان: پر پختو نثرکس دمطبوعہ جمو یوہ تنقیدی مطالعہ (پشتو نثر میں مطبوعہ تراجم کا تنقیدی مطالع پی ایچ ڈی مقالہ 2000، شعبہ پشتو۔ پشاور یونیورسٹی (صفہات: 23-33)

v۔ حافظ محمد ادریس: پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ، سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم (صفحات: 627-633)

vi۔ ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن: علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات۔

xi۔ حافظ محمد ادریس: پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ (صفحہ 629)

x۔ الحاج سید جعفر حسین شاہ، قرآن مجید مع منظوم پشتو ترجمہ۔

مصادر ومراجع

سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) جلد دوم، پیراڈائز سبسکرپشن ایجنسی، فاطمہ جناح روڈ کراچی سن اشاعت نا معلوم ڈاکٹر صالح عبدلحکیم شرف الدین، قرآن حکیم کے اُردو تراجم (تاریخ تعارف۔تبصرہ تقابلی جائزہ)، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی نمبر 1، سن اشاعت نا معلوم

زلمے ہیوادمل: دپختو نثراۃ سوہ کالہ رحمت پرنٹر لاہور، 1996

پروفیسر محمد نواز طاہر، (ترتیب و تدوین): صوبہ سرحد پر پہلی لسانی اور ثقافتی کانفرنس کے مقالات کا مجموعہ منعقدہ 29 اپریل 1986ء، پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی، 1986ء

ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم: Islamaic Literature in Pasto پی ایچ ڈی مقالہ 1986 ایریا سٹڈی سنٹر، پشاور

ڈاکٹر شاہجہان: پہ پختو نثرکس دمطبوعہ ترجمویوہ تنقیدی مطالعہ (پشتو نثر میں مطبوعہ تراجم کا تنقیدی مطالعہ) پی ایچ ڈی مقالہ (2000)، شعبہ پشتو، پشاور یونیورسٹی

ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن علمائے سرحد کی تصنیفی خدمات، فرنٹیر پبلشنگ کمپنی، اُردو بازار، لاہور۔